



محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں پھر کچھ دینی سوالات ارسال کر رہا ہوں تاکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات حاصل کر سکوں۔

- 1۔ یہاں مدارس کے علاقے کے ائمہ ثبوت سے یہ بات آئی ہے کہ جہری نمازوں کی جماعت میں مقتدیوں کو سورہ فاتحہ سننا چاہیے۔ انفرادی طور پر پڑھنا ضروری نہیں۔ یہ قول کہاں تک صحیح ہے؟
- 2۔ کہتے ہیں صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ کسی کو جماعت کی نمازوں میں رکوع مل جانے سے، اسے رکعت ملنا شمار کیا جائے گا۔ اس بارے میں حقیقت کیا ہے؟ باوجود قیام نہ ملنے اور سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکے کے رکعت کیسے شمار ہوگی؟
- 3۔ "وٹرکس طرح پڑھا جائے؟ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھی جائے یا تین رکعتیں اکٹھی پڑھ کر ایک ہی تہجد سے سلام پھیرا جائے۔"
- 4۔ عیدین اور جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع یدین کر کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا صرف تکبیر اولیٰ پر ہی رفع یدین کر کے ہاتھ باندھنا چاہئیں؟
- 5۔ عیدین کی نماز سے پہلے جو تکبیر میں کسی جاتی ہیں تو یہاں ہوتا ہے کہ ایک شخص پہلے بلند آواز سے مانیک میں تکبیر کہتا ہے اور پھر حاضرین جواباً مجموعی طور پر تکبیر کہتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟
- 6۔ کیا عیدین میں خطبہ کے بعد امام اور مقتدیوں کا ہاتھ اٹھا کر مجموعی طور پر دعا مانگنا صحیح ہے؟
- 7۔ عیدین میں خطبہ عید کے بعد عید مبارک کہنا او (معاذ اللہ) بغل گیر ہونے کا جو دستور ہے شرعاً کیسا ہے؟
- 8۔ (ذوالحجہ کے مہینے میں مسجدوں میں جماعت کی فرض نمازوں کے بعد جو تکبیر کہی جاتی ہیں وہ کب سے کہی جائیں؟ نویں سے 13 تاریخ تک یا پہلی سے 13 تاریخ تک؟ (چونکہ سورہ فبریں و لیال عشر کی قسم کھائی گئی ہے 8)
- 9۔ اگر عید جمعہ کے دن ہو تو خطبہ ساقط ہو جاتا ہے؟ یعنی صرف ظہر پڑھنی چاہیے؟
- 10۔ (جمعہ کے خطبہ سے قبل جو نمازیں پڑھی جاتی ہیں وہ دو دو رکعتیں پڑھی جائیں یا اکٹھی چار رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں؟ (کیونکہ مشاہدہ یہ ہے کہ لوگ جمعہ کی پہلی اذان کے بعد چار رکعتیں اکٹھی پڑھتے ہیں 10)
- 11۔ جمعہ کی فرض نماز کے بعد جو چار رکعتیں سنت ہیں وہ دو دو رکعتیں پڑھنی ہیں؟ یا چار رکعتیں اکٹھی ایک سلام سے بھی پڑھی جاسکتی ہیں؟
- 12۔ سجدہ تلاوت نفل نمازوں کے ممنوع اوقات میں (یعنی نماز فجر اور نماز اشراق کے درمیان اور نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ سجدہ تلاوت فرض ہے؟ واجب ہے؟ یا کچھ اور؟ اگر ان اوقات میں تلاوت کے دوران آئے ہوئے سجدہ تلاوت کو بعد میں کر لیا جائے تو کیسا ہے؟
- 13۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے کسی شخص کے ٹھیک پیچھے دوسرا کوئی شخص اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا ہو تو کیا وہ بیٹھا ہوا شخص اس نماز کے سلام پھیرنے سے قبل اپنی جگہ سے اٹھ کر جاسکتا ہے؟
- 14۔ کئی مسجدوں میں (خاص کر رمضان المبارک میں) نمازوں کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ مسجد کا بال اور صحن پر ہو جانے پر سیزھی کے رستے سے آنے والے جماعت میں شامل ہونے کے لیے اوپر جانا چاہیں تو ان کو نمازوں کے 14 سلن سے گزرنا ہوگا۔ تو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟ جماعت چھوڑ دے یا نمازوں کے سلن سے گزر جائے؟
- 15۔ میت کو قبر میں دفنانے کے بعد قبر کے سرہانے سورہ اخلاص (تین بار) سورہ فلق سورہ الناس، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا پہلا رکوع اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنے کے بعد حاضرین ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے 15 ہیں کیا ایسا کرنا شرعاً ٹھیک ہے؟
- 16۔ کوئی اعتکاف کے لیے بیسویں رمضان کو اذان مغرب سے قبل کسی مجبوری اور لاچارگی کی وجہ سے مسجد نہ پہنچ سکے تو کس وقت تک اس کا مسجد پہنچنا اعتکاف کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے؟
- 17۔ معتکف کو کس وقت لپٹنے حجرے میں داخل ہونا چاہیے؟
- 18۔ معتکف لپٹنے حجرے کے باہر مسجد کے احاطے میں نماز، تلاوت قرآن، دعا وغیرہ کر سکتا ہے؟
- 19۔ کیا یہ صحیح ہے کہ معتکف بلا شرعی حاجت کے غسل وغیرہ نہ کرے؟
- 20۔ عید کے چاند کی اطلاع پر معتکف کے مسجد سے گھر لوٹنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا کیا ضروری ہے؟ یہ دو رکعت کیا نماز ہے؟
- 21۔ کیا کوئی شخص اپنے بیٹے کے عقیقہ کے لیے دو بکرے یا بھیڑ ذبح کرنے کے بجائے عید الاضحیٰ کے موقع پر گائے میں سات قربانیوں کے حصوں میں دو حصے عقیقہ کے شامل کر سکتا ہے؟
- 22۔ (ایک ملک میں بسنے والا دوسرے ملک کو اپنی زکوٰۃ کی رقم بھیج سکتا ہے یا اپنی قربانی دوسرے ملک میں کروا سکتا ہے؟) واضح رہے کہ ملکوں کی کرنسی کے نرخ میں کافی فرق ہوتا ہے

۔ اسی طرح ایک شہر سے دوسرے شہر یا علاقے کو زکوٰۃ اور قربانی بھیج سکتا ہے؛ 23

۔ وفات کے وقت کوئی مسلم دو بیویاں چھوڑے۔ ایک کی اولاد ہو، دوسری کی نہیں تو وراثت میں بے اولاد بیوی کا کتنا حق ہوگا؛ 24

۔ ایک مسلم مرد کی تین بیویاں ہیں دوسری (جو پہلے بیوہ تھی) پہلی کی سگی بہن ہے۔ چونکہ دو بہنوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا منع ہے۔ دوسری سے نکاح کرنے سے پہلی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا دوسری کا نکاح باطل ہے؛ 25  
تینوں بیویوں سے اولاد بھی ہے۔ چنانچہ دوسری سے پیدا ہونے والے بچوں کی بحیثیت کیا ہے۔ دوسری سے نکاح کے بعد پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے بچوں کی حیثیت کیا ہے؛ مرد کے انتقال پر وراثت میں سب بیویوں کی اولاد کو حق ملے گا؛ کیا وراثت میں تینوں بیویوں کا حق ہوگا؛

۔ زید کی نکاح شدہ مسلم بیوی بغیر طلاق لیے اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی گئی اور دوسرے مسلم مرد کے ساتھ کئی سال رہنے کے بعد زید کے پاس واپس لوٹ آئی۔ کیا زید کا نکاح باقی رہتا ہے؛ کیا اسے نکاح کی تجدید کرنی ہوگی؛ اگر 26  
(بیوی مسلم مرد کے بجائے کسی غیر مسلم مرد کے پاس رہ کر آئی ہو تو اس صورت میں پھر اسے اپنانے کے لیے زید کو کیا کرنا ہوگا؛ (عبدالرحمن یعقوب آئیہ

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

آپ کے سوالات کے مختصر اور جامع جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں۔

۔ جہری نمازوں میں بھی مقتدی پر سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب (یعنی فرض) ہے۔ 1

: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز کے مقتدیوں کو فرمایا

"فَلَا تَقْلُوا الْإِلَاحَ أُمُّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ تِلْكَ لَمْ يَنْشُرْ أَبْنَاءُ"

تم سوائے سورۃ فاتحہ کے اور کچھ بھی نہ پڑھو، کیونکہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(کتاب القراءات للبیہقی ص 64 ح 121، وقال البيهقي: وهذا اسناد صحيح ورواه ثقات)

اس حدیث کے راوی نافع بن محمود، جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں لہذا بعض علماء کا انھیں مجہول یا مستور کہنا غلط و مردود ہے۔

"دیکھئے میری کتاب" الکواکب الدریہ فی وجوب الفاتحہ خلف الامام فی الجہریہ

فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر مزید تفصیل کے لیے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ مفید ہے۔ جزء القراءات للبغاری، کتاب القراءات للبیہقی تحقیق الکلام لعبدالرحمن المبارکفوری رحمۃ اللہ علیہ۔

۔ یہ روایت صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (ج 3 ص 58 ح 1622) میں یحییٰ بن ابی سلیمان عن زید عن ابی العتاب وابن المقرئ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے 2  
ہیں۔

"القلب من هذا الإسناد فإني كنت لأعرف يحيى بن أبي سليمان بعد ذلك ولا جرح"

دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن سلیمان کو جرح تعدیل کی رو سے میں نہیں جانتا۔"

صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ یہ روایت سنن ابی داؤد (893) سنن داؤد قسطنی رحمۃ اللہ علیہ، سنن بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور مستدرک الحاکم (ج 1 ص 274، 273، 216) و صحیح دوافظہ الذہبی و خالفہ مرة أخرى) میں بھی  
یحییٰ بن ابی سلیمان کی سند سے موجود ہے۔

راقم المحروف نے سنن ابی داؤد کے حاشیہ "نبیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داؤد ج 1 ص 281 قلمی) میں یہ ثابت کیا ہے کہ یحییٰ مذکور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے۔

(جزء القراءات للبغاری 239، نصر الباری ص 262، 261، ج 239)

جو کہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک) شدید جرح ہے۔ یحییٰ بن ابی سلیمان کی حدیث کے جتنے شواہد ہیں سب بلحاظ سند ضعیف ہیں۔ شیخ ناصر الدین البانی نے "مسائل احمد و اسحاق" لاسحاق بن منصور المروزی نامی کتاب سے  
ایک شاہد ذکر کر کے اسے "وحد اسناد صحیح ثقات رجال الشیخین" قرار دیا ہے۔

حالانکہ اس سند میں بشرط صحت کتاب ابن مغفل المزنی کا تعین محل نظر ہے۔ تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب وغیرہما میں عبد اللہ بن مغفل المزنی الصحابی کے حالات میں عبد العزیز بن رفیع کا بطور شاگرد و مہذکرہ نہیں ہے بلکہ شاگرد ابن مغفل (الکوفی الاسدی) کے شاگردوں میں عبد العزیز اور عبد العزیز کے استادوں میں شہاد کا ذکر ملتا ہے۔

عین ممکن ہے کہ اصل مخطوط میں "ابن معقل" غیر منقوط ہو جسے شخص صاحب نے ابن مغفل سمجھ لیا ہے حالانکہ اسے ابن مغفل بھی پڑھا جاسکتا ہے لہذا ضرورت یہ ہے کہ اس کتاب کے قلمی نسخوں کو دیکھا جائے تاکہ ابن مغفل کا تعین ہو سکے۔ ابن مغفل کے تعین کی صورت میں یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہو جاتی ہے۔

- وترپانچ تین ایک وغیرہ پڑھنا صحیح و جائز ہے۔ تین رکعت وتر پڑھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور ایک رکعت علیحدہ پڑھی جائے۔ اس کے بہت سے دلائل ہیں۔ 3-

(مثلاً دیکھئے صحیح مسلم (ج 1 ص 254 ح 751، 745، 738)، صحیح ابن حبان (ج 70 ح 2426) مسند احمد (ج 2 ص 76) المعجم الاوسط للطبرانی (ج 1 ص 422 ح 757)

(تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے والی مرفوع روایت (السنن الکبریٰ للبیہقی 3/28، حاکم اور 304) قتادہ کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ قتادہ ثقہ اور امام اور مشہور مدلس ہیں۔ دیکھئے تقریب التہذیب (5518)

- تکبیرات عیدین میں ہاتھ باندھنا ہی رائج ہے۔ حالت قیام قبل از رکوع میں ہاتھ باندھنے پر اتفاق ہے۔ جناب محمد قاسم خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "بعض لوگوں تکبیرات عید کے درمیان ہاتھ کھینچ کر پھوڑتے ہیں۔ اس کا کوئی 4 (ثبوت نہیں ہے چونکہ یہ حالت قیام ہے اس لیے بارگاہ ایزدی میں دست بستہ ہی کھڑا ہونا چاہیے۔ (حی علی الصلوٰۃ ص 154، 153)

(- میرے علم میں یہ عمل ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم 5-

- یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ دعائیں ثابت ہیں لیکن مقتدیوں کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ثابت نہیں لہذا بستر ہی ہے کہ ہاتھ بلند کر کے اجتماعی دعا مانگی جائے۔ 6-

- اس کا کوئی ثبوت میرے علم میں نہیں "تَقْبِلُ اللّٰہُمَّ مَنَّا وَ مَنَعُکُمْ" والی دعا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے۔ اسے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جید کہا ہے۔ (فتح 7 (الباری ج 2 ص 446) بحوالہ التتبی ج 3 ص 320) مجھے ان آثار کی سند نہیں ملی۔ واللہ اعلم

علی بن ثابت الجوزی سے روایت ہے کہ میں نے (امام) مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: لوگ عید کے دن "تَقْبِلُ اللّٰہُمَّ مَنَّا وَ مَنَعُکُمْ" کہتے ہیں؟

": انھوں نے فرمایا

"ما زال ذلک الامر عندنا مازی بہ باسا"

(ہمارے ہاں اسی پر مسلسل عمل ہے۔ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کتاب الثقات لابن حبان 9/90 وسندہ حسن)

- حافظ ابن حجر ان تکبیرات کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے جو صحیح ترین روایت مروی ہے وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 8 (عنه اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول (وفعل) سے مروی ہے۔" (المختار فی الباری ج 2 ص 462)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ عرفات کے دن (9 ذوالحجہ) صبح کی نماز کے بعد تکبیریں شروع کرتے اور آخری لام تشریق (13 ذوالحجہ) کی عصر تک پڑھتے تھے، اس دن مغرب کے بعد نہیں پڑھتے تھے۔ دیکھئے (الکبریٰ للبیہقی ج 3 ص 314 وسندہ صحیح) وصحہ الحاکم والذہبی (ج 1 ص 299 المستدرک

- عید اگر جمعہ کے دن ہو تو نماز عید پڑھنے کے بعد اس دن جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ لہذا اختیار ہے کہ نماز جمعہ پڑھیں یا نماز ظہر لیکن نبوی عمل کی روشنی میں اس دن نماز جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ سنن ابی داؤد 9 (ج 1 ص 1070) کی روایت میں آیا ہے کہ:

"قال: صلی العید ثم رخص فی الجمعة، فقال: (من شاء أن یصل فلیصل"

آپ نے نماز عید پڑھی پھر نماز جمعہ میں رخصت دے دی اور فرمایا: جو شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے۔

اس کی سند حسن ہے اسے ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1464) حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المستدرک ج 1 ص 288) نے صحیح کہا ہے۔ ایسا بن ابی رطلہ مشہور کے نزدیک ثقہ و صدوق اور حسن الحدیث راوی ہیں۔ احکام العیدین للفریابی (ص 211 تا 218) میں اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

: - یہ رکعتیں اور دیگر سنن و نوافل دو دو کر کے پڑھی جائیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ 10

"صلاة اللیل والنهار ثنتی ثنی"

(رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے۔ (سنن ابی داؤد: 1295 وسندہ حسن

اسے ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (1210) اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (المواد رحمۃ اللہ علیہ 636) نے صحیح قرار دیا ہے۔

علوم الحدیث للحاکم رحمۃ اللہ علیہ (ص 58) میں حسن شاہد اور السنن الکبریٰ للبیہقی (ج 2 ص 487) میں اس کا صحیح موقوف شاہد ہے۔

علی بن عبد اللہ الباریؒ، مشہور محدثین کے نزدیک موثق ہیں لہذا حسن الحدیث راوی ہیں اور اس کا تفریحاً مضر نہیں ہے۔

11۔ دو دو کر کے پڑھی جائیں۔ دیکھئے نمبر 10۔

12۔ طلوع آفتاب زوال اور غروب آفتاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سجدہ تلاوت کرنا بہتر ہے۔ سجدہ تلاوت سنت ہے واجب یا فرض نہیں ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم 12 سنی اور سجدہ نہیں کیا۔

(صحیح بخاری ج 1 ص 146 ح 1072، صحیح مسلم ج 1 ص 215 ح 577)

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے ماہنامہ شہادت (ج 6 شمارہ 5 مئی 1999ء) سوال و جواب قرآن و سنت کی روشنی میں ص 29) کا مطالعہ کریں۔ سجدہ تلاوت بعد میں کرنا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

13۔ اٹھ کر جاسکتا ہے کیونکہ گزرنے اور اٹھنے میں فرق ہے۔ واللہ اعلم۔

14۔ امام کا سترہ مقتدی کا سترہ شمار ہوگا۔ کی رو سے اگر امام نماز پڑھا رہا ہو تو گزر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ دروازے کے پاس یا باہر صف بنالیں تاکہ نمازی کے آگے سے نہ گزرنے پڑے۔

15۔ جس طرح عام چارپائی پر انسان لیٹتا ہے اسی طرح میت کو کفن کے بعد لٹایا جائے پھر اسے اس طرح جنازہ گاہ اور قبر کی طرف لے جایا جائے کہ اس کا سر آگے ہو۔ امام بیہقی نے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف 15 (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا جنازہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ چارپائی کے لگے دونوں پاؤں کی طرف سے کندھے پر رکھ کر لے گئے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 4/20 و سندہ صحیح)

16۔ قبر پر مذکورہ سورتوں یا باقی قرآن کا پڑھنا صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ صحیح مسلم (780) کی ایک حدیث سے متعدد علماء نے یہ استدلال کیا ہے کہ قبرستان میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام 16 (شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی کراہت منقول ہے۔ دیکھئے اقتضاء الصراط المستقیم (ص 380) مسائل ابی داؤد (ص 158)

عبد الرحمن بن العلاء بن جراح کی جس روایت کی جس روایت میں آیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دفن کے بعد سورۃ البقرہ کا شروع اور آخری حصہ تلاوت کیا جائے (کتاب الروح ص 17) بلحاظ سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبد الرحمن مجمل الحال ہے اسے ابن جہان کے علاوہ کسی نے بھی ثقہ نہیں کہا۔ اس کے دوسرے راوی الحسن بن احمد الوراق اور علی بن موسیٰ احمد ابی مجمل الحال اور غیر معروف ہیں۔

البتہ قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا صحیح ہے۔

(دیکھئے صحیح مسلم (ج 974) کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبر والدعاء للاحیاء)

17۔ مسنون یہی ہے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے لیٹ ہو جائے تو اعتکاف صحیح ہے لیکن مسنون اعتکاف کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

18۔ بیسویں روزے کی شام کو مسجد میں داخل ہونا چاہیے اور پھر نماز فجر کے بعد اعتکاف والے حجرہ میں بیٹھنا چاہیے۔

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمْ صَلَاتَهُ الْفَجْرِ ثُمَّ دَخَلَ مُخْتِماً"

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہو جائے۔ دیکھئے صحیح مسلم (1173)، دار السلام: 2785)

19۔ اس کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ جائے اعتکاف میں یہ امور انجام دے۔

20۔ معتکف کے لیے جائز ہے۔ کہ جب چاہے غسل کرے۔ شریعت میں اس کی ممانعت منقول نہیں ہے تاہم اسے مسجد میں موجود غسل خانہ میں ہی غسل کرنا چاہیے۔ اس کا احاطہ مسجد سے شرعی عذر کے بغیر نکلنا صحیح نہیں ہے۔

21۔ (میرے علم میں ان دور کعتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ واللہ اعلم)

22۔ مسنون یہی ہے کہ عقیقہ میں بحری (بحرا) اور بحیرہ (زیامادہ) ذبح کئے جائیں۔ گائے یا اونٹ وغیرہ کا عقیقہ میں ذبح کرنا ثابت نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اسے حصوں میں تقسیم کیا جائے جس روایت میں ہے۔ کہ

"فَلْيَقِمْ عَنْهُ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ"

(یعنی اس کی طرف سے اونٹ گائے اور بکریاں عقیقہ میں ذبح کی جاسکتی ہیں۔) (المعجم الصغیر للطبرانی 1/84)

اس کی سند مسند بن المیع وغیرہ کی وجہ سے موضوع و باطل ہے۔

: أم المؤمنين سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ عبد الرحمن بن ابی بکر کے بچے کی طرف سے ایک اونٹ بطور عقیقہ ذبح کریں تو انھوں نے فرمایا

"مَعَاذَ اللَّهِ وَلَكِنْ مَا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شَتَانِ مَكَافَتَانِ)"

یعنی میں (اس بات سے) اللہ کی پناہ چاہتی ہوں لیکن (میں وہ کروں گی) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو بھریاں کافی ہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج 9 ص 301 وسندہ حسن تحفۃ الانبیاء 6/428 ح 2516 وسندہ حسن مشکل الیقار للطحاوی 3/68 ح 1042 وسندہ حسن الکامل لابن عدی 5/1962 دوسرا نسخہ 7/15)

: اس روایت سے کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں مثلاً

(الف) گائے اور اونٹ وغیرہ کو بطور عقیقہ ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

(ب) قرآن وحدیث کو تمام آراء وفتاویٰ پر ہمیشہ ترجیح حاصل ہے۔ بلکہ ہر وہ رائے اور فتویٰ جو قرآن وحدیث کے خلاف ہے مردود ہے۔

(ج) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظیم فضیلت اس سے ثابت ہے کیونکہ آپ اتباع سنت میں بہت سختی کرنے والی تھیں۔

- بغیر شرعی عذر کے ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے میں زکوٰۃ نہ بھیجیں۔ 23

"تؤخذ من أعتيا تم فترد علی فقرائهم"

( ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ ) (صحیح بخاری: 1395 صحیح مسلم: 19)

دوسرے ملکوں میں قربانی بھیجے کا ثبوت مجھے معلوم نہیں ہے۔

- اس کا جواب وہی ہے جو حوالہ سابق 23 میں گزر چکا ہے۔ 24

- نص قرآن (سورۃ النساء: 12) کی رو سے اسے ثمن (8/1) لے گا۔ 25

- دوسری بیوی جو پہلی بیوی کی سگی بہن ہے۔ پہلی کی زندگی وحالت نکاح کی صورت میں دوسری سے نکاح باطل ہے۔ اگر زوج اور زوجہ ثانیہ کو حرمت کا علم تھا تو سزا بھی لے گی۔ دوسری کی اولاد کا وراثت میں کوئی حق 26 نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(- زید کی مذکورہ بیوی زانیہ ہے۔ اس کے نکاح کی تجدید تو نہیں ہوگی لیکن اسلام میں اس کی سزا سنگسار کرنا ہے واما علینا الا البلاغ۔) (شہادت نومبر 1999ء 27)

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 1- اصول، تخریج اور تحقیق روایات- صفحہ 637

محدث فتویٰ